استفتاء

اسلامی بنکاری کے بارے میں ایک سوال کا جواب

سوال:۔ مفتی صاحب آج جنگ (۲۹/اگست ۲۰۰۸ء) کا اخبار پڑھا اس میں اسلامی بنکاری کے متعلق بہت سے جید علماء کرام کا متفقہ فتویٰ آیا ہے کہ ملک میں رائج اسلامی بنکاری ناجائز ہے۔ اور اس فیصلے میں شامل تمام علماء کرام کے نام بھی دیے گئے ہیں جن میں مجھے جناب مفتی محمد تقی عثمانی کا نام نظر نہیں آیا۔ میری معلومات کے مطابق مفتی محمد تقی عثمانی کی کاوشوں اور انتھک محنت سے ہی دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے سود کے اندھیروں اور مایوسی میں اسلامی بنکاری کی شمع روشن ہوئی تھی۔ اور اس امت کو غیر مسلم اور دشمنان اسلام کے رائج کردہ سودی نظام اور سود (جس کے بارے میں اللہ پاک کا اعلان جنگ ہے) کے مقابلہ پر شرعی بینکنگ کی سہولت میسر آئی تھی۔ مگر اب اس فتوے نے عوام کو مشکلات سے دوچار کردیا ہے کہ آیا کون صحیح ہے اور کون غلط۔ خاص طور پر معاشی نظام کے متعلق اسلامی احکامات سے امت بالکل ہی کوری ہے۔ اس لیے آپ کی خدمت میں چند سوالات پیش خدمت ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ آپ کے جوابات سے صرف میرا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا فائدہ ہوگا اور امت مسلمہ اس مسئلہ کے حل سے بخوبی واقف ہوجائیں گے۔

۱) کیا اس اجلاس میں شریک مفتیان عظام نے مولانا محمد تقی عثمانی سے ملک میں رائج اسلامی بنکاری کے بارے میں ان کی رائے معلوم کی تھی؟

۲) اس فتوے کے بارے میں مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کا کیا موقف ہے؟

۳) مفتی محمد تقی عثمانی کی بے شمار اور لاتعداد تصانیف جو کہ خاص اسلامی بنکاری کے

موضوع پر ہیں عام دستیاب ہیں جس میں فی زمانہ انہوں نے ہی پہلی مرتبہ یہ باور کرایا کہ موجودہ دور میں اسلامی بینکاری کا نفاذ ممکن ہے۔ اور اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ ان ہی کی مشاورت سے اسلامی بینکاری شروع کی گئی اور مختلف ممالک کے بینکوں نے بھی اسلامی بینکاری کے نظام کو رائج کیا۔ کیا اس اجلاس کے مفتیان عظام نے مفتی محمد تقی عثانی کے لٹریچر اور کتب میں بیان کردہ وضاحت اور موجودہ اسلامی بینکاری کے نفاذ کی تفصیلات پر فتوئی دینے سے پہلے غور کیا تھا؟

۴) کیا ان کتابوں میں موجود معلومات بھی غلط ہیں یا یہ کہ ان کتابوں میں موجود اصول وضوابط کے مطابق اسلامی بینکاری کا نفاذ نہیں ہوسکا؟

۵) (الف) کیا عوام یہ سمجھ لے کہ اسلامی بینکاری کا نفاذ موجودہ دور میں ناممکن ہے (ب) یا اجلاس میں شریک مفتیان عظام نے اس کے متبادل کوئی حل بھی بتایا ہے؟

۶) موجودہ دور میں ہر شخص کا بینکوں سے اجتناب کرنا تقریباً ناممکن ہے، مثلاً ملازمت پیشہ افراد کی تنخواہ بینکوں میں آتی ہے، کاروباری حضرات کا لین دین بینکوں کے ذریعے ہوتا ہے، کچھ نہیں تو بل کی ادائیگی تو ہوتی ہی بینکوں کے ذریعے ہے۔ اسلامی بینکاری کے نفاذ سے یہ سارے کام اسلامی بینکاری کے ذریعے ہورہے تھے مگر اب اس فتوے کے بعد عوام کو کیا کرنا چاہئے؟

۷) موجودہ دور میں جبکہ ہر طرف لوٹ مار کا بازار گرم ہے، چوری ڈاکے روزمرہ کے معمولات میں سے ہیں، ایسی صورت میں کیا پیسہ گھر میں رکھنا مناسب ہوگا؟

۸) اس ضمن میں میری نظر میں سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ صرف سود پر ہی اللہ پاک کی لعنت اور اعلان جنگ نہیں ہے بلکہ اللہ کے نیک بندوں (عابد، زاہد، عالم ومفتیان کرام) کو جو شخص بھی بُرا یا کمتر سمجھے یا کہے اس کے ساتھ بھی اللہ کا اعلان جنگ ہے۔ عوام کا بہت بڑا طبقہ جو اسلامی تعلیمات سے ناآشنا ہے اُس میں ایسے اعتراضات تو عام ہیں کہ ''دین میں ہر چیز کے بارے میں ہی علماء کا اختلاف ہے تو صحیح کیا ہے''، ان کے لیے ایک اور اعتراض میں اضافہ ہوگیا؟ دوسرا یہ کہ تمام علماء اور مفتیان سے عوام کے مختلف طبقات کو مناسبت ہوتی ہے یعنی جن طبقات کو ان مفتیان اور علماء کرام سے فائدہ اور فیض پہنچتا ہے وہ ان کے معتقد ہوتے ہیں اور ان سے خاص دلی لگاؤ

ہوتا ہے۔ اب اس فتوے سے جیسے علماء میں اختلاف اور تفریق ہوئی ہے ایسے ہی ان کے معتقدین کے درمیان بھی ہوگی، علماء ومفتیان تو اپنے علم کی بناء پر دوسرے علماء کی گستاخی نہیں کریں گے جبکہ عوام علم نہ ہونے کی بناء پر اس سے باز نہیں رہ سکے گی اور گستاخی کی وجہ سے اللہ کی لعنت اور جنگ کو اپنا مقدر بنائے گی؟ اس کا کیا حل ہوگا؟

۹) کیا اس کی کوئی صورت ہے کہ اجلاس میں شریک علماء کرام اور مفتی محمد تقی عثمانی صاحب آپس میں ایک دوسرے کو اپنے موقف سے آگاہ کریں اور متفقہ طور پر فیصلہ کریں اور اگر یہ واقعی صحیح نہیں تو اس کا متبادل نظام بھی تجویز کریں تاکہ اس کا نفاذ عمل میں آسکے؟

۱۰) صحیح اسلامی بنکاری یا اسلامی معیشت کا نظام کیا ہے؟ یہ معلومات ہم کہاں سے اور کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ اور کس طرح عام عوام کو آگاہ کر سکتے ہیں؟

مجھے معلوم ہے کہ ایک فتویٰ لینے کے لیے اتنے سوالات اصول وضوابط کے خلاف ہیں، تاہم مسئلہ کی نزاکت کی بناء پر میں نے اس سے گریز نہیں کیا، کیونکہ صرف میں ہی نہیں بلکہ تمام مسلمان اس طرح کے سوالات سے دوچار ہیں۔ میری خواہش ہے کہ یہ نیکی مجھ گناہ گار کے کھاتے میں آجائے اور سود کے خلاف جہاد میں اللہ مجھے قبول فرمائے۔ آپ سے بھی میری دلی گزارش ہے کہ میرے کسی سوال کو رد کیے بغیر ان کے جوابات سے مجھے اور پوری امت مسلمہ کو مستفید فرمائیں اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (محمد عابد، کلفٹن کراچی)

الجواب

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دینی جذبات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازیں، آمین۔ آپ کے سوالات کے مختصر جوابات درج ذیل ہیں:۔

(۱) جی نہیں۔ ان حضرات نے اپنی مجالس میں حضرت موصوف مدظلہم کو شریک نہیں کیا، نیز ہمارے علم کے مطابق صرف ایک مجلس میں حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کو بلایا گیا تھا اور ان کے خلاف ایک تحریر انہیں پڑھ کر سنائی گئی، لیکن جب مولانا مدظلہم نے اپنا موقف پیش کرنے کی

اجازت طلب کی تو ان سے معذرت کر لی گئی اور فوری طور پر اختتامی دعا کر کے مجلس برخاست کر دی گئی۔

(۲) حضرت مدظلہم کا اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء کا موقف وہی ہے جو مسلکہ فتویٰ میں درج ہے، جو ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ کو جاری ہوا ہے، جس کی کاپی منسلک ہے۔

(۳) اس کا ہمیں علم نہیں۔

(۴) اس کا جواب بھی وہی حضرات دے سکتے ہیں جنہوں نے مذکورہ فتویٰ جاری کیا ہے۔

(۵) الف: اسلامی بینکاری کا نفاذ بلاشبہ ممکن ہے۔ بلکہ پوری دنیا میں عملی طور پر اس کا نفاذ کیا جا رہا ہے، اور اس کے نفاذ میں جو عملی خرابیاں ہوئیں یا ہو سکتی ہیں انہیں بحمداللہ دور کرنے کی پوری کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ اس کے لئے اہل فتویٰ حضراتِ علماء کرام کی فقہی تجاویز کا خیر مقدم کیا جاتا ہے بلکہ ان کا انتظار رہتا ہے۔

ب: ناجائز کہنے والے حضرات کی چند صفحات پر مشتمل جو مختصر تحریر ہمیں ملی ہے اس کے شروع میں انہوں نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ مروجہ نظام کا متبادل حل بتانا کوئی ضروری نہیں۔

(۶) صحیح بات تو یہ ہے کہ جس مسلمان کو جس عالم کے فتویٰ پر اعتماد ہو اور وہ ایمانداری سے یہ سمجھتا ہو کہ یہ عالم مستند فتویٰ دینے کا اہل ہے اور اس کا فتویٰ لاعلمی یا ذاتی اغراض پر مبنی نہیں وہ اس کے فتویٰ پر عمل کر سکتا ہے۔

(۷) اپنے حلال مال کی حفاظت انسان کا شرعی حق ہے۔ اگر گھر میں حفاظت ممکن نہ ہو تو غیر سودی بینکوں میں رکھوانا جائز ہے۔ اگر کسی جگہ غیر سودی بینک نہ ہوں تو عام کمرشل بینکوں کے کرنٹ اکاؤنٹ میں بھی رقم رکھوانے کی گنجائش ہے۔

(۸) علماء ہی نہیں بلکہ عام مسلمان اور بالخصوص دیندار حضرات کو اس کا پورا اہتمام کرنا لازم ہے کہ اختلاف رائے کے باوجود وہ ایک دوسرے کا احترام ملحوظ رکھیں۔ بدتمیزی، بے ادبی، گستاخی اور اختلاف برائے اختلاف سے بچنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اس نازک وقت میں جبکہ عالم کفر عالم اسلام پر حملہ آور ہے اور مسلمانوں کی ہر بڑھتی طاقت کو تباہ کرنے کے درپے ہے مسلمانوں کو باہمی طور پر متحد

رکھنا اور فروعی اختلاف کو اپنی حد تک رکھنا بہت ضروری ہے۔

(۹) ہمارے علم کے مطابق حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے زبانی اور تحریری طور پر ان حضرات کو مشترکہ اجلاس بلانے کی تجویز دی تھی بلکہ ان سے بار بار درخواست کی تھی لیکن ان کی تجویز قبول نہیں کی گئی۔

(۱۰) بحمداللہ اسلامی بینکاری اور اسلامی نظام معیشت پر مستند علماء کی تحریرات اور تصنیف کردہ کتب اب بآسانی دستیاب ہیں ضرورت کے وقت دارالافتاء سے ان کتابوں کے نام معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ
(محمود اشرف عثمانی)
نائب مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۸/رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۹/۹/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عبدالمنان عفی عنہ
۲۰-۹-۱۴۲۹

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف
۱۹-۹-۱۴۲۹ھ

دارالافتاء
نمبر ۶۸۰۹۳
۲۰/۹/۲۹

سوال:۔ ۲۹ راگست ۲۰۰۸ء کو اخبار جنگ و دیگر اخبارات میں مروجہ اسلامی بینکاری نظام کے ناجائز ہونے کا فتویٰ آیا ہے اس کے مطابق علماء کیا فرماتے ہیں؟ (محمد الیاس گھمن)

الجواب حامداو مصلیاً

اسلامی بینکاری کے عدم جواز سے متعلق جو فتویٰ اخبارات میں طبع ہوا ہے اس میں دلائل مذکور نہیں ہیں، اور نہ کوئی علیحدہ تحریر سامنے آئی ہے جو دلائل پر مشتمل ہو، اس کے علاوہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے ذمہ داروں کی طرف سے درخواست کے باوجود وہ دلائل فراہم نہیں کئے گئے جن کی بنیاد پر فتویٰ جاری ہوا ہے، اور ہمارے علم کے مطابق عدم جواز کا فتویٰ دینے والے حضرات نے اسلامی بینکوں کے ذمہ داروں اور ان میں موجود شرعی ایڈوائیزرز سے بھی پورا اور تفصیلی طریقہ کار معلوم نہیں کیا۔

لہٰذا فی الحال جامعہ دارالعلوم کراچی کا سابقہ فتویٰ برقرار ہے کہ جو غیر سودی بنک مستند علماء کی زیر نگرانی شریعت کے اصولوں کے مطابق کام کر رہے ہیں ان سے مالی معاملات کرنے کی اجازت ہے اور ان معاملات سے حاصل ہونے والا نفع بھی حلال ہے سود یا حرام نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴-۹-۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

بندہ عبدالرؤف غفرلہ
(عبدالرؤف سکھروی)

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۷/۱۰۹۳

الجواب صحیح
بندہ عبدالمنان سکندر
۱۵-۹-۱۴۲۹ھ